وصیتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

از

سید ابوالحسن علی ندوی

ندوۃ العلماء
لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

یہ رسالہ مسلمانوں میں مفت تقسیم کرنیکے لیے جو صاحب طبع کرانا چاہیں انکو عام اجازت ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصیت رسول ﷺ

برادرانِ اسلام! وصیت شرعاً اور عرفاً بہت اہم چیز ہے

۱۔ اللہ نے اس کا اتنا خیال کیا ہے کہ تقسیم میراث کے احکام میں بار بار فرمایا مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ (یہ سب کچھ تقسیم) اس وصیت کے بعد ہوگی جسکی (میت) وصیت کر جاتا ہے یا قرض کے بعد مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ اس وصیت کے بعد جسکی وصیت (تمہاری بیویاں) کر جائیں یا قرض مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ اس وصیت کے بعد جو تم کر جاؤ یا قرض مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَا أَوْ دَيْنٍ اس وصیت کے بعد جو کی جائے یا قرض

۲۔ اسکی حفاظت ضروری اور اس میں تغیر و تبدل سخت گناہ قرار دیا فرمایا فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَمَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ تو جو اس کو بدل دے اس کے سننے کے بعد تو اس کا گناہ انہیں پر ہے جو اسکو بدلیں بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے

دنیا میں غیر سعادتمند سے غیر سعادتمند اولاد [illegible] زندگی میں باپ کی ایک بات

www.abulhasanalinadwi.org

بھی کبھی نہیں مانی مرنے کے بعد اس کی وصیت کا خیال کرتی ہے اور اسکو
پتھر کی لکیر سمجھتی ہے اور اس کو باپ کی آخری خدمت اور اپنے گناہوں کا کفارہ
سمجھتی ہے ہر شریف انسان وصیت کا احترام کرتا ہے اسلیے کہ وہ مرنیوالے کی
آخری آرزو اور خواہش ہوتی ہے اس کا پورا کرنا صرف زندوں کی شرافت و
انسانیت اور رحم و کرم پر موقوف ہوتا ہے وصیت کرنیوالا محض مجبور و بے بس
ہوتا ہے علماء کہتے ہیں کہ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ہر مرتبہ قرض سے پہلے وصیت کا
نام لیا ہے کہ قرض کا تقاضہ اور مطالبہ یاددہانی اور وصولیابی کرنے والے موجود
ہوتے ہیں سو مرتبہ تقاضہ کرسکتے ہیں اور زبردستی وصول کرسکتے ہیں، اسکے
چلے جانے کا کوئی ڈر نہیں مگر وصیت کی تعمیل کرنیکا تقاضا اور مطالبہ کرنے والا
سوائے خدا کے کوئی نہیں اسی لیے بار بار اس نے اسکی تاکید فرمائی ہے
دشمن یہانتک کہ قاتل بھی وصیت کا خیال کرتے ہیں اور اسکی تعمیل کرتے ہیں
اس قسم کے بیشمار واقعات ہیں وصیت ایک امانت ہے مرنے والے کا تمام زندوں
کے نام ایک پیغام ہے ان سے اس کی ایک آخری خواہش ہے دنیا میں
اس دنیا میں جس میں وہ برسوں رہا اس کا حکم چلتا رہا اس کی بات مانی جاتی رہی
اس کا آخری حصہ ہے زندوں کی جن کے لیے وہ سب کچھ چھوڑ کر خود خالی ہاتھ جارہا ہے
آخری خدمت ہے جو اسکی خدمتوں کا معاوضہ نہیں۔ انکی محبت اور انکی شرافت کا
امتحان ہے کہ اسکی زندگی میں اسکے احکام کی تعمیل اور اسکی خواہشات کو پورا کرنا

اسکی آنکھ کے اشارے پر چلنا کوئی کمال اور امتحان نہ تھا جبکہ اسکا ڈر بھی تھا اور
اس سے امید بھی تھی امتحان اب ہے کہ جب وہ ایک مرتبہ کہہ کر دوبارہ نہیں کہہ سکتا
نہ تقاضہ کرسکتا ہے نہ شکایت نہ غصہ نہ نفع پہونچا سکتا ہے نہ نقصان اب اس کی
وصیت کی اسی طرح تعمیل کی جائے جس طرح اسکے حکم کی اسکی زندگی میں تعمیل
کی جاتی تھی اور اسکی اسی طرح یہ خواہش پوری کی جائے جس طرح اسکی زندگی
میں پوری کرتے تھے بلکہ اس سے زیادہ اس لیے کہ وہ زندگی میں خود کرسکتا تھا
اور کروا سکتا تھا۔ اور یہی حقیقی محبت حقیقی سعادت حقیقی اتباع اور اصلی خدا کا ڈر ہے
یہ بھی یاد رکھنا چاہئیے کہ وصیت اکثر بلکہ ہمیشہ اسی چیز کی کیجاتی ہے جو مرنیوالے کی
نظر میں سب سے زیادہ ضروری ہوتی ہے غلط یا صحیح ممکن ہے ہمارے نزدیک
وہ چیز بالکل معمولی اور ناقابل لحاظ ہو مگر اسکے نزدیک ضرور اہم ہوگی تب ہی
وہ اسکو اس نازک اور مشغول وقت میں بھی نہیں بھولا جس میں آدمی اپنے کو بھی
بھول جاتا ہے اولاد کو بھی نہیں پہچانتا

ان تمام باتوں کا لحاظ کرکے میں سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلعم کی وہ وصیتیں جمع کرتا ہوں جو آپ نے
وفات سے قریب اور مرض موت میں فرمائیں اور جو آپکے اس دنیا میں آخری
الفاظ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ آپکی امت جو آپکی (معنوی اور
روحانی) اولاد ہے اور جس سے آپکو اپنی اولاد کی طرح محبت تھی جس کو آپ سخت
تکلیف میں سخت مرض میں سخت مشغولیت میں کہ جب آپ خدا کی یاد میں اسکی طرف توجہ

www.abulhasanalinadwi.org

اور اُس کے اشتیاق میں مصروف تھے اس کی ملاقات کی تیاری کر رہے تھے اور بالکل آخری کلمات میں بھی نہ بھولے اور نہ قیامت میں بھولیں گے وہ امت آپکی آخری وصیتوں کو بھی نہ بھولے گی اور اسکی تعمیل کرکے آپکو خوش کرے گی دنیا میں سعادتمند اولاد ہونیکا ثبوت دیگی اور آخرت میں آپکی شفاعت کی مستحق بنے گی یاد رکھیے کہ اگر ہمنے خدا نخواستہ آپکی وصیت پوری نہ کی تو آپکی شفاعت مشکل ہے اور اگر ہمنے سب کچھ کیا ہر حکم کی تعمیل کی ہر بات پوری کی لیکن وصیت ہی پوری نہ کی تو کچھ نہ کیا

یاد رکھیے ہر ایک کی وصیت الگ الگ ہوتی ہے۔ باپ کی وصیت اولاد کیلئے استاد کی وصیت شاگردوں کیلئے۔ پیر کی وصیت مریدوں کیلئے طبیب کی وصیت مریضوں کیلئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے باپ بھی تھے استاد بھی پیر بھی طبیب بھی۔ آپ میں باپ سے بڑھکر محبت استاد سے بڑھکر نفع پیر سے بڑھکر خیر خواہی طبیب سے بڑھکر علم و تجربہ جمع تھا انتہائی بدنصیبی ہوگی کہ ہم آپ کی وصیت چھوڑ کر ایک ... ان تمام نعمتوں سے محروم ہو جائیں۔

زندگی بھر کی وصیت

حدیث:۔ عن العرباض ابن ساریۃ — عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
قال صلّی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم — کہا کہ ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
ذات یوم ثم اقبل علینا بوجھہ — ہمیں نماز پڑھائی پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے
فوعظنا موعظۃ بلیغۃ ذرفت — اور ہمیں ایسی پراثر نصیحت فرمائی کہ آنکھیں

منھا العیون ووجلت منھا — اشکبار ہو گئیں اور دل کانپ گئے ایک شخص نے کہا
القلوب فقال رجل یا رسول اللہ — یا رسول اللہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ رخصت کرنیوالے کی
کان ھذہ موعظۃ مودع فاوصنا — نصیحت ہے تو آپ ہمیں وصیت فرمائیے فرمایا
فقال اوصیکم بتقوی اللہ — میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اللہ کے تقوے کی اور
والسمع والطاعۃ وان کان — سننے اور ماننے کی خواہ تمہارا حاکم کوئی مسلمان
عبدا حبشیا فانہ من یعش — حبشی غلام ہو اسلیے کہ جو تم میں میرے بعد
منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا — زندہ رہیگا وہ بڑا اختلاف دیکھیگا تو تم پر لازم ہو
فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء — میرا راستہ اور دستور اختیار کرنا اور (میرے)
الراشدین المھدیین تمسکوا بھا — درست اور برحق نائبوں کا اسکو مضبوط پکڑنا
وعضوا علیھا بالنواجذ وایاکم — اور دانتوں سے داب لینا اور خبردار نئی نئی باتوں سے
ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ — بچتے رہنا اسلیے کہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر
وکل بدعۃ ضلالۃ (مشکوٰۃ) — بدعت گمراہی ہے۔

حج میں ہزاروں صحابہ کے مجمع میں فرمائی کچھ لوگ ... پہلے

حجۃ الوداع (۱۰ھ سال وفات) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا آخری حج ہے اسمیں آپ ہزاروں کے مجمع کے سامنے آخری عام تقریر فرمائی آخری وصیتیں فرمائیں اسلیے اسکو حجۃ البلاغ "تبلیغ کا حج" بھی کہتے ہیں۔ ابتدا میں آپ نے فرمایا کہ لوگو! مجھے امید نہیں کہ میں اور تم پھر اس مجلس میں جمع ہونگے، اور آخر میں فرمایا کہ

لے اس حج میں کم و بیش ایک لاکھ آدمی تھے ۱۲

www.abulhasanalinadwi.org

جو یہاں موجود ہیں وہ ان لوگوں کو سنا دیں جو یہاں موجود نہیں اسلئے ممکن ہے
کہ سننے والوں سے زیادہ وہ لوگ اس بات کو یاد رکھیں اور خیال کریں جنکو
پہنچائی جائے ۔

آپکا خطبہ یہ ہے جو حقیقت میں ایک مکمل وصیت نامہ ہے تقریباً ایک لاکھ آدمیوں کی گواہی ہے

یا ایہا الناس انی لا ادری لعلی لا القاکم بعد عامی هذا — لوگو! میں خیال کرتا ہوں کہ میں اور تم پھر
مجتمعین فی هذا المجلس ابدا — کبھی اس مجلس میں اکٹھے نہیں ہوں گے
ان دماءکم واموالکم واعراضکم — تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری عزتیں
حرام علیکم کحرمة یومکم — ایک دوسرے پر ایسی ہی حرام ہیں جیسے
هذا فی بلدکم هذا فی — تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس
شهرکم هذا وستلقون ربکم — شہر میں تمہارے اس مہینے میں عنقریب
فیسئلکم عن — تم اپنے خدا کے سامنے حاضر ہوگے اور وہ تم سے
اعمالکم — تمہارے اعمال کی بابت سوال کرے گا
الا فلا ترجعوا بعدی ضلالا — خبردار! میرے بعد گمراہ نہ بن جانا کہ ایک
یضرب بعضکم رقاب بعض — دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو۔ لوگو! جاہلیت
الا کل شئ من امر الجاهلية تحت — کی ہر ایک بات کو میں اپنے قدموں کے نیچے
قدمی موضوع ودماء الجاهلية — روندتا ہوں، جاہلیت کے قتلوں کے تمام جھگڑے
موضوعة وان اول دم اضع من دمائنا — ملیامیٹ کرتا ہوں، پہلا خون جو میرے خاندان کا ہے

ملہ اسلام سے پہلے کا زمانہ اس میں خلاف اسلام سب رسمیں اور باتیں آگئیں ۔

دم ابن ربیعة بن الحارث کان — یعنی ابن ربیعہ بن الحارث کا خون جو بنی سعد
مسترضعا فی بنی سعد فقتله — میں دودھ پیتا تھا اور ہذیل (قبیلہ) نے
هذیل — اسے مار ڈالا تھا میں چھوڑتا ہوں جاہلیت کے
ربا الجاهلية موضوعة — زمانے کا سود ملیامیٹ کر دیا گیا، پہلا سود
واول ربا اضع ربانا ربا — اپنے خاندان کا جو میں مٹاتا ہوں وہ عباس
عباس ابن عبد المطلب — ابن عبد المطلب کا سود ہے وہ سب کا سب
فانه موضوع کله — چھوڑ دیا گیا
فاتقوا الله فی النساء — لوگو اپنی بیویوں کے متعلق اللہ سے ڈرتے رہو
فانکم اخذتموهن بامان الله — خدا کے نام کی ذمہ داری سے تم نے انکو لیا اور
واستحللتم فروجهن بکلمات الله — خدا کے کلام سے تم نے انکا جسم اپنے لئے حلال
ولکم علیهن الا یوطئن — بنایا ہے تمہارا حق عورتوں پر اتنا ہے کہ وہ
فرشکم احدا تکرهونه — تمہارے بستر پر کسی غیر کو جسکا آنا تمہیں ناگوار ہے
فاضربوهن ضربا غیر مبرح — نہ آنے دیں اگر وہ ایسا کریں تو انکو ایسی مار مارو
ولهن علیکم رزقهن — جو نمودار نہ ہو۔ عورتوں کا حق تم پر یہ ہے کہ تم
وکسوتهن بالمعروف — ان کو اچھی طرح کھلاؤ اچھی طرح پہناؤ
وقد ترکت فیکم ما — لوگو! میں تم میں وہ چیز چھوڑ کر چلا ہوں کہ
لن تضلوا بعده ان اعتصمتم به — اگر اسے مضبوط پکڑ لوگے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے

www.abulhasanalinadwi.org

(و) كتاب الله۔ (وہ قرآن اللہ کی کتاب ہے)۔

ایھا الناس انہ لا نبی بعدی (لوگو! نہ تو میرے بعد کوئی پیغمبر ہے اور نہ کوئی
ولا امۃ بعدکم الا فاعبدوا (جدید امت پیدا ہونے والی ہے خوب سن لو کہ تم)
ربکم وصلوا خمسکم وصوموا (اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور پنجگانہ نماز
شھرکم وادوا زکوۃ اموالکم (ادا کرو مہینے کے روزے رکھو مالوں کی زکوۃ
طیبۃ بھا انفسکم وتحجون بیت (خوشدلی کے ساتھ دیا کرو خانہ خدا کا حج بجالاؤ
ربکم واطیعوا ولاۃ امرکم (اپنے حکام کی اطاعت کرو اپنے پروردگار کی
تدخلوا جنۃ ربکم (جنت میں داخل ہوگے اور تم سے میری بابت
وانتم تسئلون عنی (پوچھا جائیگا مجھے ذرا بتلادو کہ تم کیا کہو گے؟
فما انتم قائلون قالوا (سب نے کہا کہ ہم اسکی شہادت دینگے کہ آپ نے اللہ کے احکام
نشھد انک قد بلغت (پیغام پہنچا دیئے آپنے فرض ادا کردیا اور
وادیت ونصحت فقال باصبعہ (خیر خواہی کی تو آپ اپنی انگشت شہادت
السبابۃ یرفعھا الی السماء (آسمان کی طرف اٹھاتے تھے اور پھر لوگوں کی طرف
وینکتھا الی الناس اللھم اشھد (جھکاتے تھے فرماتے تھے اے خدا گواہ رہنا!
اللھم اشھد ثلاث مرات (اے خدا گواہ رہنا تین مرتبہ)
الا لیبلغ الشاھد الغائب (دیکھو جو لوگ موجود ہیں وہ ان لوگوں کو جو
فلعل بعض من یبلغہ ان یکون (موجود نہیں ہیں پہنچا دیں ممکن ہے کہ جنکو پہنچایا جائے
(وہ زیادہ سمجھنے والے ہوں سننے والوں سے)

اوعی لہ من بعض من سمعہ (وہ زیادہ انکو یاد رکھنے والے ہوں سننے والوں سے)

وفات سے ایک مہینہ پہلے کی وصیت

وفات سے ایک ماہ پیشتر مہاجرین اور انصار کو جمع کرکے فرمایا لوگو! مرحبا! خدا کی سلامتی حفاظت مدد تمہارے ساتھ ہو خدا تمہیں ترقی و ہدایت اور توفیق عطا فرمائے خدا تمہیں اپنی پناہ میں رکھے مصیبتوں سے بچائے اور سلامت رکھے میں تم کو تقوے اور خدا ترسی کی وصیت کرتا ہوں اور تمکو خدا کے سپرد کرتا ہوں اور تم کو اپنا جانشین بناتا ہوں عذاب الٰہی سے ڈراتا ہوں اور خیال کرتا ہوں کہ تم بھی لوگوں کو اس سے ڈراتے رہوگے تمکو لازم ہے کہ سرکشی بکبر بڑھکر چلنے کو خدا کے بندوں اور خدا کی بستیوں میں نہ پھیلنے دو، آخرت کا گھر اسی کیلئے ہے جو زمین میں سرکشی اور بگاڑ نہیں چاہتے اور عاقبت صرف متقین کیلئے ہے میں ان فتوحات کو دیکھ رہا ہوں جو تمکو حاصل ہونگی مجھے ڈر نہیں رہا کہ تم مشرک بنجاؤ گے لیکن ڈر یہ ہے کہ دنیا کی رغبت اور فتنہ میں پڑکر کہیں ہلاک نہ ہو جاؤ جیسے پہلی امتیں ہلاک ہوگئیں۔

وفات سے پانچ روز پہلے کی وصیت

وفات سے پانچ روز پہلے فرمایا تم سے پہلے ایک قوم ہوئی ہے جو انبیاء اور نیکوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بناتے تھے تم ایسا نہ کرنا (فرمایا) خدا ان یہودیوں اور نصاریٰ پر لعنت کرے جنہوں نے انبیاء کی قبور کو سجدہ گاہ بنایا ہے (فرمایا) اے خدا میری قبر کو میرے بعد بت نہ بنا دینا کہ اسکی پرستش ہوا کرے (فرمایا) اس قوم پر خدا کا سخت

غضب ہے جنہوں نے انبیاء کو مساجد بنا یا دیکھو میں تمہیں اس سے منع کرتا رہا ہوں۔
دیکھو میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں دیکھو میں تبلیغ کر چکا خدایا تو اس کا گواہ رہ
نیز فرمایا کہ مشرکین کو جزیرۃ العرب سے بالکل باہر کر دینا[1]
اب ہم یہاں سے وفات کا پورا حال کتاب رحمۃ للعالمین (از حضرت
قاضی سلیمان صاحب منصور پوری) سے نقل کر دیتے ہیں اسلئے کہ آپنے
ان آخری دنوں یا ساعتوں میں جو کچھ فرمایا سب رخصتی کلمات
اور آخری وصیت تھی اور آپکا ہر فعل ہر حرکت ہمارے لئے عبرت و نصیحت ہے
اسی میں آخری دن آخری وقت اور آخری ساعت اور آخری وصیت بھی آجائے گی
اُنہیں دنوں میں سر پر پٹی باندھے دو شخصوں کے کندھوں پر سہارا دئے ہوئے
مسجد میں تشریف لائے سب کو جمع فرمایا انصار اور مہاجرین کے متعلق مفصل ہدایات اور
نصیحتیں فرمائیں پھر فرمایا اگر کسی شخص کا کوئی حق مجھ پر ہو تو طلب کرے ایک نے
کہا حضور نے ایک دفعہ مجھسے تین درم لیکر ایک فقیر کو دئے تھے وہ ابتک نہیں ملے
یہ قرض اسیوقت ادا کیا گیا پھر لوگوں نے اپنے اپنے حق میں اللہ کے نبی سے
دعا اور برکت حاصل کی

بیماری کے ۱۴ دنوں میں سے گیارہ دن تک مسلمانوں کو اللہ کا رسول خود
نماز پڑھاتا رہا گیارھویں دن عشاء کی نماز کیوقت مسجد میں جانیکی تین دفعہ
آمادگی اور تیاری کی اور تینوں ہی دفعہ وضو کرتے ہوئے بیہوش ہو گئے آخر
فرمایا کہ ابو بکر نماز پڑھائیں جب ابو بکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مصلے پر

[1] بعض روایتوں میں یہودیوں اور عیسائیوں کے متعلق ہے یہوں بھی مشرکین میں داخل ہیں

کھڑے ہوئے تو ان پر اور صحابہ پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ رونے کی آواز
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کانوں تک پہنچی اسوقت طبیعت میں کچھ سکون تھا
اسلئے حجرہ سے مسجد میں تشریف لیگئے اور ابو بکر کے برابر بائیں ہاتھ بیٹھکر نماز پڑھائی
اور نماز کے بعد فرمایا
مسلمانو! میں تمہیں خدا کے سپرد کرتا ہوں خدا کی پناہ و نگہداشت و نصرت کے
حوالے کرتا ہوں خدا تم پر میرا خلیفہ ہے تمہارے تقوے اور حفظ طاعت سے وہ تمہاری
نگرانی فرمائے گا۔ بس اب میں دنیا سے علیحدہ ہونے والا اور اسے چھوڑ دینے والا ہوں۔
گھر میں جو کچھ بھی تھا وہ راہ خدا میں دیدیا گیا اور سلاحات مسلمانوں کو ہبہ فرمائے
جس رات کی صبح کو انتقال ہوا ہے اس روز چراغ کا تیل حضرت عائشہ نے
ایک پڑوسن سے عاریۃً منگوایا تھا اہلبیت نبوی کے پاس دنیا کا اتنا
سامان بھی باقی نہ تھا۔
آخری دن خدا کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کے وقت حجرۂ مبارک کا
پردہ اٹھایا جو مسجد کی طرف پڑا ہوا تھا دیکھا صفیں درست ہیں لوگ نماز میں
ہیں تھوڑی دیر تک اس پاک نظارہ کو جو حضور کی تعلیم کا نتیجہ تھا ملاحظہ فرمایا
اسکے دیکھنے سے چہرے پر بشاشت اور ہونٹھوں پر مسکراہٹ پیدا ہوئی
صحابہ کا شوق اور اضطراب سے یہ حال ہو گیا تھا کہ چہرۂ مبارک کیطرف ہی متوجہ
ہو جائیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے اشارہ سے انہیں تسکین دی

www.abulhasanalinadwi.org

اور آگے بڑھے اور صبح کی نماز ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مقتدی بنکر ادا فرمائی اس نماز کے بعد پھر دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر دوسری فرض نماز کا وقت نہیں آیا۔

نزع کی حالت طاری ہوئی تو پانی کا ایک پیالہ سرہانے رکھا ہوا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس میں ہاتھ ڈالتے اور چہرے پر پھیر لیا کرتے تھے، چہرۂ مبارک کبھی سرخ کبھی زرد پڑ جاتا تھا زبان سے فرما رہے تھے لا الہ الا اللہ ان للموت سکرات۔ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں موت کے سکرات ہوتے ہیں۔ اسی حالت میں فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے فرمایا بیٹی! یہی تو مزوں کو کرکرا کرنے والی، آرزوؤں اور خواہشوں کو توڑنیوالی جماعتوں کو جدا کرنے والی بیویوں کو بیوہ کرنے والی بیٹوں بیٹیوں کو یتیم کرنے والی ہے فاطمہ بتول رو پڑیں تو دست مبارک اسے آنسو پونچھے۔ فرمایا نہیں روؤ نہیں پھر حسن حسین علیہما السلام (سیدا شباب اہل الجنۃ) کو بلایا دونانا کا یہ حال دیکھ کر رونے لگے، آنحضرت نے دونوں کو چوما اور ان کے احترام کے بارے میں وصیت فرمائی پھر ازواج کو بلایا اور نصائح فرمائیں پھر حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا انہوں نے سر مبارک اپنی گود میں لے لیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باتیں کرتے تھے اور تف مبارک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرۂ انور پر پڑ رہا تھا علی سے فرمایا۔

"لونڈی غلام کے بارے میں خدا کو یاد رکھو انہیں خوب کھلاؤ خوب پہناؤ ان کے ساتھ ہمیشہ نرمی سے بات کرو۔ فرمایا علی خوب صبر و شکیب سے رہو"

حضرت علی باہر چلے گئے تو عائشہ طیبہ نے سر مبارک اپنے زانو پر رکھ لیا عبد الرحمن بن ابی بکر آئے ان کے ہاتھ میں تازہ مسواک تھی وہ مسواک بھی کی اسکے بعد زبان مبارک سے نکلا الصلوٰۃ الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم نماز نماز اور لونڈی غلام کے حقوق اللھم الرفیق الاعلیٰ اے خدا برترین رفیق۔ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ پھر آنکھ کی پتلی بدل گئی۔

گو ۔
۹۳۷
۱۲۸۸۰

ملنے کا پتہ

دفتر ندوۃ العلماء لکھنؤ

طابع: محمد محسن ——— ناشر: مولوی ابوالحسن علی

مطبوعہ عمدۃ المطابع پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org